REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

خطبہ نمبر ۱۲

یکم شعبان ۱۳۷۵ھ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱ر

یوم۔ پنجشنبہ

جلد ۴۵/۱۰ ۱۵ امان ۱۳۳۵ ہش ۱۵ مارچ ۱۹۵۶ء نمبر ۶۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۴ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"طبیعت اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۳ مارچ (بذریعہ ڈاک) محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب مطلع فرماتے ہیں حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو گو اب اصل مرض میں افاقہ ہو رہا ہے۔ لیکن صحت کی رفتار بہت کم ہے۔ معدہ از حد کمزور ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ صرف پھلوں کے عرق پر گذارہ ہے خون کی بہت کمی ہے۔ اور اب حالت از حد پریشان کن ہے۔

احباب جماعت حضرت موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کو ابھی تک اعصابی تکلیف بدستور رہی ہے۔ اور رہتی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ حرم اول حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کل سے پھر ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

عراق کی طرف سے اردن کو مالی امداد کی پیشکش

اسرائیلی حملہ کی صورت میں عراق اردن کا پورا ساتھ دیگا اور اسکی ہر ممکن مدد کریگا

بغداد ۱۴ مارچ۔ عراق کے وزیر خارجہ جناب برہان الدین باشایان نے اعلان کیا ہے کہ اگر برطانیہ نے اردن کو مالی امداد دینی بند کر دی تو عراق اردن کو زیادہ سے زیادہ مالی امداد دے گا۔ اور وہ تمام عرب ملکوں میں پہلا ملک ہوگا جو اردن کی امداد کو اٹھے گا۔ انھوں نے کل اس امر کا بھی اعلان کیا۔ کہ اگر اسرائیل کی طرف سے اردن کے علاقہ پر حملہ ہوا تو اس صورت میں بھی عراق اردن کا پورا ساتھ دے گا۔ اور اس کی ہر ممکن امداد کرے گا جنرل گلب پاشا کی برطرفی کا ذکر کرتے ہوئے برہان الدین باشایان نے کہا کہ یہ اردن کا داخلی معاملہ ہے۔ اور شاہ حسین کو اس کا پورا اختیار حاصل ہے۔ کہ وہ اپنے داخلی معاملات کو جس طرح چاہیں طے کریں۔ اس پر کسی بیرونی طاقت کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔

مسجد فضل لنڈن میں لنڈن یونیورسٹی کے عیسائی طلبہ کی آمد

"اگر احمدیت کے اعتقاد کے بموجب مسیح فوت ہو چکا ہے تو عیسائیت کا یکسر نابود ہونا لازمی ہے"

لنڈن یونیورسٹی کی گریجوایٹ ایسوسی ایشن کے سکرٹری کا اظہار خیال

لنڈن ۱۲ مارچ (بذریعہ تار) آج لنڈن یونیورسٹی کی گریجوایٹ ایسوسی ایشن کے سکرٹری مسٹر کرسٹنڈین مختلف کالجوں کے بعض طلبا کے ہمراہ مسجد فضل لنڈن دیکھنے آئے۔ دیکھنے سے فارغ ہونے کے بعد مسٹر کرسٹنڈین نے تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ اگر احمدیت کے اعتقاد کے بموجب مسیح فی الواقعہ فوت ہو چکا ہے۔ تو پھر مروجہ عیسائیت کی تمام عمارت دھڑام سے زمین پر آ رہے گی۔ امام مسجد لنڈن مکرم مولوی احمد خان صاحب نے طلبا سے خطاب کرتے ہوئے توحید باری تعالیٰ کے اسلامی عقیدے کو تفصیل سے بیان کیا۔ اور اس سلسلہ میں بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے تعلق باللہ اور روحانی لحاظ سے آپ کی علو شان پر روشنی ڈالی۔ نیز دوسرے مذہبی لیڈروں کے نام آپ کے چیلنج کا ذکر کیا۔

وزیر خزانہ کل بجٹ پیش کرینگے

کراچی ۱۴ مارچ۔ مجلس دستور ساز کا ۱۵ مارچ کو پارلیمنٹ کی حیثیت سے اجلاس شروع ہو رہا ہے۔ اس روز پانچ بجے شام مرکزی وزیر خزانہ سید امجد علی بجٹ پیش کریں گے۔ اس سے پہلے تمام اراکین وفاقی مجلس قانون ساز کے اراکین کی حیثیت سے حلف اٹھائیں گے۔

الجزائر میں فوجی کمک پہنچنی شروع ہو گئی

پیرس ۱۴ مارچ۔ جب سے فرانس کی نیشنل اسمبلی نے الجزائر کی صورت حال پر قابو پانے کے لئے وزیر اعظم موسیو موللے کو خاص اختیارات دیئے ہیں۔ الجزائر میں فوجی کمک پہنچنی شروع ہو گئی ہے۔ وہاں فرانس سے ایک ہزار فوج روزانہ پہنچ رہا ہے۔

— طنجہ ۱۴ مارچ۔ مسلمانوں نے الجزائر کے سکولوں میں اپنے بچوں کو بھیجنا بند کر دیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا ہے کہ سکولوں میں زہر ملا ہوا دودھ تقسیم کیا جا رہا ہے۔

پاکستان کے جمہوریہ بننے سے متعلق بل کی منظوری

لنڈن ۱۴ مارچ۔ کل برطانوی دار العوام میں اس بل کی آخری خواندگی مکمل ہو گئی جس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان اپنے نئے آئین کی رو سے جمہوریہ ہوگا۔ اور دولت مشترکہ میں شامل رہے گا۔ اب یہ بل دار الامراء میں پیش کیا جائے گا۔

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے لئے خاص دعا کی تحریک

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو پتہ کی تکلیف میں ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ۱۵ مارچ کی شام کو ہسپتال میں باقاعدہ داخل ہو کر علاج کرانے کی تجویز ہے۔ علاج کی کامیابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

درخواست دعا

مکرم فاروق احمد صاحب ابن مکرم مختار احمد صاحب ایاز ٹانگانیکا مشرقی افریقہ لیارضہ کینسر بیمار ہیں اور نیروبی کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب جماعت ان کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

۲۳ مارچ کو عام تعطیل کا اعلان

کراچی ۱۴ مارچ۔ مرکزی حکومت نے رسمی طور پر اعلان کیا ہے۔ کہ ۲۳ مارچ کو یوم جمہوریہ کے موقع پر سارے ملک میں عام تعطیل ہوگی۔ اس دن اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نئے دور کا آغاز ہوگا۔

طوفان باد و باراں سے ۳۰ ہلاک

شیلانگ ۱۴ مارچ۔ آسام کا ہمالیائی شہر ڈبرو گڑھ جو گذشتہ سال سیلاب کی ہلاکت خیزی کا شکار ہو گیا تھا۔ اب ایک خوفناک طوفان باد و باراں کے چپیٹ کھا رہا ہے۔ طوفان باد و باراں نے کئی اشخاص کو بے خانماں کر دیا ہے۔ طوفان سے ۳۰ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ ڈبرو گڑھ کے نواح میں چائے کے باغات کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۵۶ء

اسلامی اور جمہوری نظام کے جراثیم

سہ روزہ "ایشیا" لاہور اپنی اشاعت مورخہ ۹ مارچ ۱۹۵۶ء کے اداریہ میں لکھتا ہے "مولٰنا مودودی (صاحب) نے بالکل صحیح کہا ہے۔ کہ .... یہ (دستور۔ ناقل) پوری طرح اسلامی ہے اور نہ پوری طرح جمہوری۔ لیکن اس کے باوجود اگر اسے نیک نیت اور محب وطن لوگ چلائیں گے۔ تو اس کے اندر پورے اسلامی اور جمہوری نظام کے جراثیم بھی موجود ہیں"۔

بعض لوگ "جراثیم" کے لفظ سے چونکیں گے۔ مگر مودودی صاحب نے جو دستور میں پورے اسلامی اور جمہوری نظام کے جراثیم کے موجود ہونے کے متعلق فرمایا ہے۔ یہ انہوں نے اپنے ذاتی نقطۂ نظر سے فرمایا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ مودودی صاحب کا جو نظریہ اسلامی اور جمہوری نظام کا ہے۔ وہ واقعی ایک خطرناک بیماری ہے۔ جس سے نہ اسلام اور نہ جمہوریت زندہ رہ سکتے ہیں۔ اور ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ اگر واقعی جیسا کہ مودودی صاحب کو نظر آیا ہے۔ یہ جراثیم موجودہ دستور میں موجود ہیں۔ تو وہ اپنے فضل و کرم سے ان جراثیم کا قلع و قمع کر دے۔ تاکہ صحیح اسلامی اصول پاکستان اور دنیا میں پھیلنے کا موقع پائیں۔

مودودی صاحب نے اپنی تصانیف میں کئی پیرایوں سے اپنے نظریہ اسلام و جمہوریت کا اظہار فرمایا ہے۔ چنانچہ ذیل میں ان کی تصنیف "مرتد کی سزا اسلامی قانون میں" سے کچھ حوالے درج کئے جاتے ہیں:۔

"غالباً" ان شہادتوں کے بعد کسی شخص کے لئے اس امر میں شبہ کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ کہ اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے۔ اور یہ سزا نفس ارتداد کی ہے۔ نہ کسی اور جرم کی۔ جو ارتداد کے ساتھ شامل ہو گیا ہو۔" (صـ۲۹)

"......... اگر بعد کے دنیا پرست "خلفا" اور بادشاہوں نے اس کے خلاف کوئی عمل کیا ہے۔ تو وہ اس بات کا ثبوت نہیں ہے۔ کہ اسلام کا قانون اس کی اجازت دیتا ہے۔ بلکہ وہ دراصل اس کا ثبوت ہے۔ کہ یہ لوگ ایک حقیقی اسلامی حکومت کے فرائض سے ناواقف یا ان سے منحرف ہو چکے تھے۔ "رواداری" کے موجودہ تصور کو جن لوگوں نے معیارِ حق سمجھ رکھا ہے۔ وہ بڑے فخر کے ساتھ بادشاہوں کے یہ کارنامے دادطلبی کے لئے غیر مسلموں کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔ کہ فلاں مسلمان بادشاہ نے غیر مسلم معبدوں اور مدرسوں کے لئے اتنی جائیدادیں وقف کیں۔ اور فلاں کے دور میں ہر مذہب و ملت کے لوگوں کو اپنے اپنے دین کی پرچار کی پوری آزادی حاصل تھی۔ مگر اسلامی نقطۂ نظر سے یہ سب کارنامے ان بادشاہوں کے جرائم کی فہرست میں لکھے جانے کے قابل ہیں۔" (مرتد کی سزا اسلامی قانون میں صـ۳۸-۳۹)

"......... لا اکراہ فی الدین کے معنی یہ ہیں۔ کہ ہم کسی کو اپنے دین میں آنے کے لئے مجبور نہیں کرتے۔ اور واقعی ہماری روش یہی ہے۔ مگر جسے آکر واپس جانا ہو۔ اسے ہم پہلے ہی خبردار کر دیتے ہیں۔ کہ یہ دروازہ آمدورفت کے لئے کھلا ہوا نہیں ہے۔ لہذا اگر آتے ہو۔ تو یہ فیصلہ کر کے آؤ۔ کہ واپس نہیں جانا ہے۔ ورنہ براہِ کرم آؤ ہی نہیں۔ کوئی بتائے کہ آخر اس میں تناقض کیا ہے؟ بلاشبہ ہم نفاق کی مذمت کرتے ہیں۔ اور اپنی جماعت میں ہر شخص کو صادق الایمان دیکھنا چاہتے ہیں۔ مگر جس شخص نے اپنی حماقت سے خود اس دروازے میں قدم رکھا۔ جس کے متعلق اسے معلوم تھا۔ کہ وہ جانے کے لئے کھلا ہوا نہیں ہے۔ وہ اگر نفاق کی حالت میں مبتلا ہوتا ہے۔ تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔ اس کو اس حالت سے نکالنے کے لئے ہم اپنے نظام کی برہمی کا دروازہ نہیں کھول سکتے۔ وہ اگر ایسا ہی راستی پسند ہے، کہ منافق بن کر نہیں رہنا چاہتا۔ بلکہ جس چیز پر اب ایمان لایا ہے۔ اس کی پیروی میں صادق ہونا چاہتا ہے۔ تو اپنے آپ کو سزائے موت کے لئے کیوں نہیں پیش کرتا؟

ہاں یہ اعتراض بظاہر کچھ وزن رکھتا ہے۔ کہ اسلام جب خود اپنے پیرووں کو تبدیل مذہب پر سزا دیتا ہے۔ اور اسے قابلِ مذمت نہیں سمجھتا۔ تو دوسرے مذاہب کے پیرو اگر اپنے ہم مذہبوں کو اسلام قبول کرنے پر سزا دیتے ہیں۔ تو وہ ان کی مذمت کیوں کرتا ہے۔ لیکن ان دو رویوں میں بظاہر جو تناقض نظر آتا ہے۔ فی الواقع وہ نہیں ہے، بلکہ اگر دونوں صورتوں میں ایک ہی رویہ اختیار کیا جاتا۔ تو البتہ تناقض ہوتا۔ اسلام اپنے آپ کو حق کہتا ہے۔ اور بالکل خلوص کے ساتھ حق ہی سمجھتا ہے۔ اس لئے وہ حق کی طرف آنے والے اور حق سے منہ موڑ کر واپس جانے والے کو مساوی مرتبہ پہ ہرگز نہیں رکھ سکتا۔ حق کی طرف آنے والے کے لئے یہ حق ہے۔ کہ اس کی طرف آئے۔ اور جو اس کی راہ میں مزاحمت کرتا ہے۔ وہ مذمت کا مستحق ہے۔ اور حق سے واپس جانے والے کے لئے یہ حق نہیں ہے۔ کہ اس سے واپس جائے۔ اور جو اس کی راہ روکتا ہے۔ وہ مذمت کا مستحق نہیں ہے۔ تناقض اس رویہ میں نہیں ہے، البتہ اگر اسلام اپنے آپ کو حق بھی کہتا اور پھر ساتھ ہی اپنی طرف آنے والے اور اپنے سے منہ موڑ کر جانے والے کو ایک ہی مرتبہ میں رکھتا۔ تو بلاشبہ یہ ایک متناقض طرزِ عمل ہوتا۔" (صـ۵۰-۵۱)

"......... میرے نزدیک اس کا حل یہ ہے۔ واللہ الموفق للصواب کہ جس علاقہ میں اسلامی انقلاب رونما ہو۔ وہاں کی مسلمان آبادی کو نوٹس دے دیا جائے۔ کہ "جو لوگ اسلام سے اعتقاداً و عملاً منحرف ہو چکے ہیں۔ اور منحرف ہی رہنا چاہتے ہیں۔ وہ تاریخ اعلان سے ایک سال کے اندر اندر اپنے غیر مسلم ہونے کا باقاعدہ اظہار کر کے ہمارے نظام اجتماعی سے باہر نکل جائیں"۔ اس مدت کے بعد ان سب لوگوں کو جو مسلمانوں کی نسل سے پیدا ہوئے ہیں۔ مسلمان سمجھا جائے گا۔ تمام قوانین اسلامی ان پر نافذ کئے جائیں گے۔ فرائض و واجبات دینی کے التزام پر انہیں مجبور کیا جائے گا۔ اور پھر جو کوئی دائرہ اسلام سے باہر قدم رکھے گا۔ اسے قتل کر دیا جائیگا۔ اس اعلان کے بعد انتہائی کوشش کی جائے۔ کہ جس قدر مسلمان زادوں اور مسلمان زادیوں کو کفر کی گود میں جانے سے بچایا جا سکتا ہے۔ بچا لیا جائے۔ پھر جو کسی طرح نہ بچائے جا سکیں۔ انہیں دل پر پتھر رکھ کر ہمیشہ کے لئے اپنی سوسائٹی سے کاٹ پھینکا جائے۔ اور اس عملِ تطہیر کے بعد اسلامی سوسائٹی کی نئی زندگی کا آغاز صرف ایسے مسلمانوں سے کیا جائے جو اسلام پر راضی ہوں۔" (صـ۷۶)

"......... اسلام کے لئے وہ گھڑی بہت منحوس تھی۔ جب کفار کی نگاہ میں وہ اتنا بے ضرر بن گیا۔ کہ اس کی دعوت و تبلیغ کو وہ بخوشی گوارا کرنے لگے۔ اور قانونِ کفر کی حفاظت و نگرانی میں اسے پھیلنے کی پوری سہولتیں بہم پہنچنے لگیں۔ اسلام کے ساتھ کفر کی رعایتیں حقیقت میں خوش آئند نہیں ہیں۔ یہ تو اس بات کی علامت ہیں۔ کہ اسلام کے قالب میں اس کی روح موجود نہیں رہی ہے۔ ورنہ آج کے کافر کچھ نمرود و فرعون اور ابوجہل و ابولہب سے بڑھ کر نیک دل نہیں ہیں۔ کہ اس مسلم نما قالب میں اسلام کا اصلی جوہر موجود ہو۔ اور پھر بھی وہ اسے اپنی سرپرستی و حمایت سے سرفراز کریں۔ یا کم از کم اسے پھیلنے کی آزادی ہی عطا کر دیں۔ جب سے ان کی عنایات کی بدولت اسلام کی دعوت محض گلزارِ ابراہیم کی گلگشت بن کر رہ گئی۔ اس وقت سے اسلام کو یہ ذلت نصیب ہوئی، کہ وہ ان مذاہب کی صف میں شامل کر دیا گیا۔ جو ہر ظالم نظامِ تمدن و سیاست کے ماتحت آرام کی جگہ پا سکتے ہیں۔ بڑی مبارک ہوگی وہ ساعت جب یہ رعایتیں واپس لے لی جائیں گی۔ اور دینِ حق کی طرف دعوت دینے والوں کی راہ میں پھر آتشِ نمرود حائل ہو جائیگی۔ اسی وقت اسلام کو وہ سچے پیرو اور داعی ملیں گے۔ جو طاغوت کا سر نیچا کر کے حق کو اس پر غالب کرنے کے قابل ہوں گے۔"

(مرتد کی سزا اسلامی قانون میں صـ۸۰)

ان حوالوں کے پڑھنے سے یقیناً واضح ہو جائیگا۔ کہ پورے اسلامی اور جمہوری نظام کے جو تصورات مودودی صاحب پیش کرتے ہیں۔ وہ نہ قرآن و حدیث میں ملتے ہیں۔ نہ ائمہ قدیم و جدید کے اقوال میں اور نہ شارحین و مصرحین جمہوریت کے ملفوظات میں۔ بلکہ قرآن۔ حدیث اور جمہوری دانشمند ایسے تصورات کو دھکے دیتے ہیں۔ البتہ اشتراکیت اور فاشزم میں اسی بیماری کے جراثیم ضرور ملتے ہیں۔

جہاں تک ہم نے جانچا ہے۔ اور ایک ایک لفظ کو پڑھ کر دیکھا ہے۔ موجودہ پاکستانی دستور میں کوئی ایسے جراثیم موجود نہیں ہیں۔ اس لئے مودودی صاحب اور ان کی جماعت جو خوشی کے شادیانے بجا رہے ہیں۔ وہ برموقعہ نہیں ہیں۔ البتہ اگر مودودی صاحب نے اپنے ان نظریات سے رجوع کر لیا ہو۔ تو وہ خوشیاں منانے کے بے شک حقدار ہیں۔ مگر انہیں اس کا اعلان کرنا چاہیئے۔

اگر وہ ان نظریاتِ اسلام و جمہوریت پر مصر ہیں۔ تو ہمیں یقین ہے۔ کہ یہاں بھی مودودی صاحب ویسے ہی ناکام ہوں گے۔ جیسا کہ ہر عملی اقدام میں آج تک وہ ناکام ہوتے چلے آئے ہیں۔

خطبہ جمعہ

"تحریک جدید جس کا مقصد دنیا میں اسلام کی اشاعت کرنا ہے کوئی نئی تحریک نہیں ہے"

یہ تحریک گزشتہ بائیس سال سے جاری ہے اور اگر دو ہزار سال تک بھی جاری رہے گی تو اس کا نام تحریک جدید ہی رہے گا

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲ مارچ ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اسے ملاحظہ نہیں فرما سکے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
پچھلے جمعہ کا خطبہ تو میں نے مختصر ہی پڑھا تھا۔ لیکن پھر بھی خطبہ کے بعد

بہت زیادہ ضعف

ہو گیا۔ دماغ پر بھی کافی اثر معلوم ہوتا تھا اور اضطراب میں بھی زیادتی ہو گئی تھی۔ اور پھر یہ تکلیف چلتی چلی گئی۔ جمعہ سے ہفتہ آیا۔ ہفتہ سے اتوار آیا۔ اور اتوار سے پیر آیا لیکن اس تکلیف میں کمی واقعہ نہ ہوئی۔ پیر کے روز ہم لاہور گئے۔ وہاں جا کر شام کے وقت کسی قدر افاقہ ہونا شروع ہوا۔ میں نے وہاں ڈاکٹروں سے مشورہ لیا۔ تو انہوں نے کہا۔ بیماری کے بعد جتنا کام کرنے کی اجازت ہم نے آپ کو دی تھی۔ اس میں کمی کر دیں۔ اور

اچھی غذا

کا استعمال کریں۔ تا کہ جسم میں طاقت پیدا ہو اگر جسم میں طاقت پیدا ہو گئی تو امید ہے۔ کہ آپ جس قدر کام پہلے کیا کرتے تھے۔ اتنا یا اس کے قریب قریب یا اس سے مشابہ مقدار میں کام کر سکیں گے۔ پھر انہوں نے کہا دراصل ہم سے ہی غلطی سرزد ہوئی تھی۔ کہ ہم نے آپ کو پوری مقدار میں کام کرنے کی اجازت دے دی اور یہ کہہ دیا اب آپ کی صحت اچھی ہے۔ لیکن

تجربہ سے پتہ لگا ہے

کہ آپ کے جسم میں اتنی طاقت نہیں کہ آپ جتنا کام پہلے کرتے تھے اتنا یا اس کے قریب کام کر سکیں۔ بہرحال اس وقت ہمارا یہی مشورہ ہے۔ کہ آپ کام کی مقدار میں فوراً کمی کر دیں۔ لیکن ڈاکٹروں کو کیا علم ہے۔ کہ میں کس تکلیف میں مبتلا ہوں اگر اخبار میں یہ خبر شائع ہو جاتی ہے۔ کہ میری طبیعت خراب ہے۔ تو دوست مصیبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور گھبرا جاتے ہیں اور اگر اخبار میں یہ خبر چھپ جائے۔ کہ میری طبیعت اچھی ہے۔ تو پچاس آدمی روزانہ ملاقات کے لئے آ جاتے ہیں۔ اور اس وقت تک دم نہیں لیتے۔ جب تک کہ وہ مجھے بیمار نہ کر دیں۔ گویا میری مثال ایسی ہی ہو جاتی ہے۔ جیسے

پہلی جنگ عظیم کے وقت

برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر لائڈ جارج نے کہا تھا کہ ہم جرمنی کو نارنگی کی طرح اس طرح نچوڑیں گے کہ اس میں کوئی قطرہ باقی نہ رہے بہرحال اس دفعہ میں لاہور گیا۔ تو ڈاکٹروں نے کہا دراصل غلطی ہم سے ہی ہوئی تھی کہ ہم نے آپ کو کام کرنے کی اجازت دیتے ہوئے آپ کی عمر کا اندازہ نہ لگایا۔ حالانکہ عمر کی ایک حد پر جا کر کام کی مقدار کو کم کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے آپ کو بھی اپنی عمر کا لحاظ رکھتے ہوئے کام کی مقدار کو کم کرنا پڑے گا۔ اس عمر میں اگر آپ یا آپ کی جماعت یہ خیال کرے۔ کہ آپ جوانی جیسا کام کر سکیں گے۔ تو یہ درست نہیں۔ آپ کو اس عمر میں

کام کی مقدار

بہرحال کم کرنی چاہیئے۔ اور پھر غذا کا بھی خاص لحاظ رکھنا چاہیئے۔ تا کہ جسم میں طاقت پیدا ہو۔

ڈاکٹر مشورہ تو دیدیتے ہیں۔ کہ میں خوب کھاؤں۔ تا کہ جسم میں طاقت پیدا ہو۔ لیکن

مشکل یہ ہے

کہ مجھے بھوک ہی نہیں لگتی۔ اور جب میں یہ کہتا ہوں۔ کہ مجھے بھوک نہیں لگتی۔ تو ڈاکٹر کہتے ہیں کہ میں خوب چلوں پھروں تا کہ بھوک لگے۔ لیکن میں زیادہ چلوں پھروں تو میری ٹانگیں تھک جاتی ہیں۔ پس میری عجیب حالت ہے۔ کہ اگر آرام کروں تو بھوک نہیں لگتی۔ اور اگر چلوں پھروں تو ٹانگیں تھک جاتی ہیں۔ بہرحال ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ مجھے طبیعت پر جبر کرنا چاہیئے۔ اور طبیعت چاہے یا نہ چاہے۔ مجھے خوب کھانا پینا چاہیئے۔ تا جسم میں طاقت پیدا ہو۔ اور موجودہ اعصابی کمزوری دور ہو۔

اس کے بعد میں اختصار کے ساتھ دوستوں کی

ایک واقعہ کی طرف توجہ

دلاتا ہوں جو مجھے لاہور میں پیش آیا۔ میں ایک دوست کو ملنے کے لئے اس کے مکان پر گیا۔ تو اتفاقاً وہاں حکومت مغربی پاکستان کے ایک ذمہ دار افسر بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ میرے پرانے واقف تھے۔ اس لئے جب میں وہاں گیا تو وہ کھڑے ہو گئے۔ اور بڑی محبت سے ملے۔ اس کے بعد بیٹھے تو انہوں نے اپنی گفتگو کے دوران میں بتایا۔ کہ میں چند دن ہوئے حکومت مغربی پاکستان کے ایک دوسرے ذمہ دار افسر کو ملنے کے لئے گیا تھا۔ انہوں نے باتوں باتوں میں اس بات کا ذکر کیا کہ مرزائی بھی آرام سے نہیں بیٹھتے وہ روزانہ نئی نئی باتیں نکالتے رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے دوسرے مسلمانوں کو اشتعال آ جاتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ اب مرزائیوں نے

ایک نئی تحریک

شروع کر دی ہے۔ جس کی وجہ سے دوسرے مسلمان چڑتے ہیں۔ آپ بتائیں کہ یہ کیا بات ہے۔ میں نے انہیں بتایا کہ ہم نے کوئی نئی تحریک شروع نہیں کی۔ ہاں ۱۹۳۴ء میں ایک تحریک جاری کی گئی تھی۔ جس پر بائیس سال گزر چکے ہیں۔ اور چونکہ اس کا نام

تحریک جدید

ہے۔ اس لئے مخالفوں کو موقعہ مل گیا ہے کہ وہ بالا افسروں سے کہیں کہ ہم نے اب ایک نئی تحریک شروع کر دی ہے۔ اس پر وہ ہنس پڑے۔ اور کہنے لگے ۱۹۳۴ء والی تحریک کا تو مجھے بھی علم ہے۔ میں بھی اسی سال مذہبی جوش میں احرار کے جلسہ میں شمولیت کے لئے قادیان گیا تھا۔ اور مجھے یاد ہے کہ آپ نے ان دنوں ایک نئی تحریک جاری کی تھی۔ پھر میں نے انہیں بتایا۔ کہ اول تو جیسا کہ آپ جانتے ہی ہیں

یہ تحریک نئی نہیں۔

بلکہ ۱۹۳۴ء سے جاری ہے۔ اور اس پر بائیس سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ دوسرے اگر یہ تحریک نئی بھی ہو۔ تب بھی مسلمانوں کے لئے اس پر چڑنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس تحریک کا مقصد یورپ اور امریکہ میں تبلیغ اسلام کرنا ہے۔ اور اگر یورپ اور امریکہ میں

اسلام کی تبلیغ

کی جائے۔ تو اس میں پاکستانی مسلمانوں کو چڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس پر انہوں نے بتایا کہ وہ کئی دفعہ حکومت کی طرف سے غیر ممالک کے دورہ پر گئے ہیں۔ اور وہاں انہوں نے ہمارے مبلغوں کو دیکھا ہے۔ اور ان کا تاثر یہ ہے۔ کہ وہ

بہت عمدہ کام

کر رہے ہیں:

بہرحال میں نے انہیں بتایا کہ ہم نے کوئی نئی تحریک جاری نہیں کی۔ بلکہ یہ تحریک ۱۹۳۴ء سے جاری ہے اور پھر آپ خود بھی بتا رہے ہیں۔

کہ جب یہ تحریک جاری کی گئی تھی۔ تو آپ احمدیوں کے جلسہ میں شمولیت کے لئے قادیان گئے تھے۔ اور آپ کو علم ہے کہ اس وقت یہ تحریک جاری کی گئی تھی۔ پھر اس تحریک کا مقصد امریکہ اور یورپ میں اسلام کی اشاعت ہے اور آپ نے اپنے سرکاری دورہ میں بھی دیکھا ہے کہ ہمارے مبلغ باہر کام کر رہے ہیں اور اگر امریکہ اور یورپ کے لوگوں کو کلمہ پڑھایا جائے۔ تو اس میں دوسرے مسلمانوں کو غصہ والے والی کونسی بات ہے میں نے انہیں بتایا کہ دراصل بات یہ ہے کہ

❊

جماعت کے دوست

صرف اپنے ملک میں اسلام کی اشاعت کے لئے چندہ دیتے تھے۔ یا لنگر خانہ سکول اور جماعت کے دوسرے اداروں کے لئے چندہ دیتے تھے۔ ۱۹۳۴ء میں جماعت سے ایک نیا چندہ طلب کیا گیا۔ تاکہ اس کے ذریعہ دولمر ممالک میں بھی اسلام کی اشاعت کی جائے۔ اور چونکہ یہ چندہ پہلے چندہ کے علاوہ تھا۔ اور نیا تھا۔ اسلئے اس کا نام تحریک جدید رکھدیا گیا۔ اب آپ دیکھ لیجئے کہ صرف تحریک جدید نام کی وجہ سے یہ کہنا کہ ہم نے کوئی نئی تحریک جاری کی ہے۔ اور یورپ اور امریکہ میں اسلام کی اشاعت کے کام کے متعلق یہ کہنا کہ ہم نے اسے دوسرے مسلمانوں کو چڑانے کے لئے شروع کیا ہے۔ کتنا بڑا ظلم ہے۔ اگر وہ احمدی ہوتے تو دوسرے ذمہ دار افسر کو یہ جواب دے سکتے تھے۔ لیکن جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔ وہ احمدی نہیں ہیں۔ بلکہ بعض امور میں انہیں ہم سے سخت اختلاف ہے۔ لیکن وہ ایک شریف انسان ہیں۔ اور ہر بات کو

صحیح نقطۂ نگاہ

سے دیکھنے کے عادی ہیں اور انہیں مجھ سے تعلق بھی ہے۔ ان کے سامنے جب دوسرے ذمہ دار افسر نے یہ بیان کیا۔ کہ احمدیوں نے ایک نئی تحریک جاری کر دی ہے۔ تو انہیں بھی غلطی لگ گئی۔ لیکن چونکہ انہیں خیال تھا کہ ممکن ہے ان افسر صاحب کو غلطی لگ گئی ہو۔ انہوں نے ملاقات کے موقعہ پر اس بات کا مجھ سے بھی ذکر کر دیا۔ اور میں نے انہیں بتا دیا کہ یہ بات غلط ہے۔ بہرحال ہمارے مخالفوں نے تحریک جدید کے نام سے فائدہ اٹھا کر بالا افسروں کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ اور ان میں سے بعض کو اس نام سے غلطی لگ گئی ہے۔ اور پھر یہ غلطی اس طرح پھیلتی چلی جاتی ہے۔ کہ ہمارے ایک دوست نے تحریک جدید کے چندہ کی لسٹ بھیجی۔ تو معلوم ہوا کہ ان کا وہ لفافہ ضبط ہو گیا ہے۔ اور سی آئی ڈی کے پاس پہنچا دیا گیا ہے۔ سی آئی ڈی کا ایک افسران کے پاس آیا۔ اور اس نے دریافت کیا۔ کہ یہ کیا تحریک ہے۔ اس کا مقصد کیا ہے۔ اور پھر یہ روپیہ کہاں سے آئے گا۔ وہ دوست کہتے ہیں۔ کہ اس افسر کے سوالات سے مجھے محسوس ہوا کہ انہیں میری ارسال کردہ لسٹ سے شبہ ہوا ہے۔ کہ کوئی نئی تحریک جاری کی گئی ہے۔ جو ممکن ہے حکومت اور ملک کے مفاد کے لئے مضر ہو۔ چنانچہ میں نے اسے تحریک جدید کے متعلق

پوری معلومات

بہم پہنچائیں۔ جن کی وجہ سے اسے تسلی ہو گئی۔ اور وہ واپس چلا گیا۔ وہ لسٹ چونکہ دفتر میں پہنچ گئی ہے۔ اسلئے معلوم ہوتا ہے کہ سی آئی ڈی نے اسے ضبط نہیں کیا۔ بلکہ آگے روانہ کر دیا ہے تا شبہ کو دور کرنے کے لئے اس کا ایک افسر لسٹ بھیجنے والے دوست کے پاس گیا۔ اور اس سے متعدد سوالات کئے معلوم ہوتا ہے کہ سی۔ آئی۔ ڈی کو یہ شبہ پیدا ہوا کہ کوئی ذمہ دار افسر اپنے ماتحتوں سے جبری چندہ لے رہا ہے۔ ورنہ پولیس اس غلطی کا ارتکاب نہیں کر سکتی۔ کہ کسی جماعت کے ممبر جماعتی کاموں کے لئے چندہ دیں اور وہ ان کی نگرانی کرنے لگ جائے۔ بہرحال جیسا کہ میں نے بتایا ہے تحریک جدید کے نام کی وجہ سے بالا افسروں کو دھوکہ میں ڈالا جا رہا ہے۔ حالانکہ یہ تحریک بائیس سال سے جاری ہے۔ اور اگر دو ہزار سال تک بھی یہ تحریک جاری رہے۔ تب بھی اس کا نام تحریک جدید ہی رہے گا۔ افسروں کو محض دھوکہ دیا جا رہا ہے۔ کہ ہم دوسرے مسلمانوں کو چڑانے کے لئے نئی نئی باتیں نکالتے ہیں انہوں نے اس بات کا خیال نہیں کیا کہ یہ تحریک صرف نام کی وجہ سے نئی ہے۔ ورنہ اور کوئی بات نہیں۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے ہمارے ملک میں ایک گاؤں کو آباد ہوئے بعض دفعہ سینکڑوں سال کا عرصہ گذر چکا ہوتا ہے۔ لیکن اس کا نام

نواں پنڈ

ہی ہوتا ہے۔ اب نواں پنڈ ہونے کی وجہ سے کوئی شخص یہ شکایت نہیں کرتا کہ حکومت کی زمین پر فلاں شخص نے ایک نیا گاؤں آباد کر لیا ہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ سکھوں اور مغلوں کے عہد حکومت میں بھی اس کا نام نواں پنڈ ہی تھا۔ انگریز آئے تب بھی اس کا نام نواں پنڈ ہی تھا۔ پاکستان بنا۔ تب بھی اس کا نام نواں پنڈ ہی ہے۔ اور اگر پاکستان ہزار سال تک بھی چلا جائے تو تب بھی اس کا نام نواں پنڈ ہی رہے گا۔ قادیان کے پاس بھی ایک گاؤں نواں پنڈ تھا وہ گاؤں ہمارے دادا نے بسایا تھا۔ اور اس پر ۸۰۔۹۰ سال کا عرصہ گذر چکا تھا۔ لیکن ابھی تک اس کا نام نواں پنڈ ہی ہے۔ پھر لاہور کے ضلع میں بھی ایک گاؤں نواں پنڈ ہے۔ اگر محض "نواں" نام ہونے کی وجہ سے کوئی شخص یہ شکایت کرے۔ کہ کسی نے

سرکاری زمین

پر نیا گاؤں آباد کر لیا ہے۔ تو اس سے زیادہ احمق اور کون ہوگا۔ ہمارے ہاں ایک بچہ تھا۔ جس کی والدہ فوت ہو چکی تھی۔ اس نے غور کرنے کے بعد سمجھا کہ گھر کی آبادی کے لئے ضروری ہے کہ میرا والد دوسرا نکاح کرے۔ مگر اسے یہ بھی نظر آتا تھا کہ لوگ اس کے والد کی عمر بڑی بتلاتے ہیں۔ اس نے دوسروں سے کہیں 'نوجوان' کا لفظ سنا ہوا تھا۔ مگر غلطی سے وہ اصل لفظ حرف 'جوان' سمجھتا تھا نو کو ۹ کا ہندسہ قرار دیتا تھا۔ ایک دن کہنے لگا۔ لوگ کہتے ہیں کہ میرے باپ کی عمر بڑی ہے۔ حالانکہ وہ ابھی آٹھ جوان ہے۔ جس طرح اسے نو کے لفظ سے غلطی لگ گئی۔ اور اس نے اسے نو کا ہندسہ قرار دے دیا تھا۔ اسی طرح 'جدید' کے لفظ سے ہمارے مخالف بھی اس تحریک کو کوئی نئی تحریک سمجھنے لگ گئے ہیں۔ عربی میں بھی ایک لطیفہ مشہور ہے۔ کہ ایک بادشاہ دورہ کرتے ہوئے ایک گاؤں کے پاس سے گذرا اس نے پوچھا کہ اس گاؤں کا کیا نام ہے۔ اسے بتایا گیا۔ کہ اس کا نام "قُم" ہے اور

عربی زبان

میں "قُم" کے معنے ہوتے ہیں۔ کھڑا ہو جا اسے یہ نام بہت پسند آیا۔ اس نے فوراً ایک کاغذ پر یہ حکم لکھ کر شہر کے قاضی کو بھجوا دیا کہ یا قاضی القم عزلتک فقم۔ یعنی اے قُم کے قاضی تو کھڑا ہو جا اور یہاں سے نکل جا۔ میں نے تجھے معزول کر دیا ہے۔ جب اس کی معزولی کی خبر لوگوں میں مشہور ہوئی۔ تو اس کے دوست اسکے پاس آئے اور انہوں نے دریافت کیا کہ یہ حکم کس قصور کی بناء پر نافذ ہوا ہے۔ اس نے کہا کہ میرا قصور تو کوئی نہیں۔ صرف اتنی بات ہے کہ بادشاہ کو یہ قافیہ پسند آگیا ہے۔ اور اس نے یہ حکم لکھ کر مجھے بھیج دیا ہے۔ تو بعض نام بھی اپنے اندر

ایک عجوبہ

دکھلانے والے ہوتے ہیں۔ یہی حال تحریک جدید کا ہے۔ اگر اس پر دو ہزار سال بھی گذر جائیں۔ تب بھی اس کا نام تحریک جدید ہی رہے گا۔ حالانکہ یہ پرانی چیز ہوگی۔ پس اس نام سے دوسرے مسلمانوں کو چڑنے کی ضرورت نہیں۔ اور پھر جیسا کہ میں بتا چکا ہوں اس کا مقصد یورپ اور امریکہ میں اسلام کی اشاعت کرنا ہے اگر یورپ اور امریکہ کے لوگوں کو کلمہ پڑھایا جائے۔ تو اس میں مسلمانوں کے لئے گھبراہٹ کی کوئی بات نہیں ہو سکتی

بہرحال جماعت کے دوستوں کا فرض ہے کہ وہ لوگوں کی غلط فہمیوں کو دور کریں اور ساتھ ہی دعاؤں سے بھی کام لیں۔ کیونکہ ہمیں کیا پتہ ہے۔ کہ دوسروں کے دلوں میں کیا زہر بھرا ہوا ہے اور انہیں کیا کچھ دھوکہ دیا گیا ہے۔ مثلاً اسی واقعہ کو ہی لے لو۔ اس کا مجھے اتفاقاً پتہ لگ گیا۔ اور پتہ بھی ایک ایسے شخص سے لگا۔ جو جماعت کا ممبر نہیں ہاں وہ

منصف مزاج

ہے۔ اور ہر بات کو صحیح نقطہ نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اگر میں وہاں نہ جاتا اور وہ افسر مجھے نہ ملتے۔ تو اس بات کا مجھے علم نہ ہوتا پس جو زہر دوسروں کے دلوں میں بھرا ہوا ہے اس کا علاج سوائے خدا تعالیٰ کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اسلئے آپ لوگ دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ آپ کے راستہ سے ہر قسم کی روکوں کو دور کرے۔ اور وہ آپ کو اس طرح کام کرنے کی توفیق دے۔ کہ آپ کسی کا دل دکھانے کا موجب نہ بنیں۔ بلکہ لوگوں کی دلجوئی اور دنیا میں امن قائم کرنے کا موجب بنیں۔ اور یہ بات خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ آپ کے اختیار میں نہیں۔ کیونکہ وہی

دلوں کے بھید جانتا ہے

اور اگر وہ چاہے تو سب کچھ کر سکتا ہے۔

ایجنڈا مجلس مشاورت جماعتوں کو بھجوایا جاچکا ہے

ایجنڈا مجلس مشاورت ۱۹۵۶ء جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے۔ اگر کسی جماعت کو ایجنڈا موصول نہ ہوا ہو۔ تو وہ دفتر ہذا سے منگوا لے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں احمدی مجاہدین کے ذریعہ اسلام کی روزافزوں ترقی

پریس و اخبار کا اجراء - ۹۵۰۰ میل کا تبلیغی و تربیتی سفر - ۲۵۵ افراد کا قبولِ اسلام

۶ نئی جماعتوں کا قیام - ہمارے سکولوں کے خوشکن نتائج

سیرالیون مشن کی سالانہ رپورٹ

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

(۳)

مکرم قاضی مبارک احمد صاحب

آپ حلقہ بو کے انچارج ہیں۔ دورانِ سال میں قریباً ۲۳۱۱ میل کا تبلیغی و تربیتی سفر کیا۔ اور ۱۲ جماعتوں کا دورہ کیا۔ جن کی تنظیم اور تربیت و اصلاح کے علاوہ پیراماؤنٹ چیفوں اور دیگر اکابرین ریاست سے مل کر اجتماعی لیکچرز دیئے۔ اور اس طرح سے ایک کثیر تعداد تک پیغام حق پہنچایا۔ اور کئی ایک نئی روحوں کے جماعت میں اضافہ کا باعث بنے۔

انفرادی طور پر آپ کو وزیر اعلیٰ سیرالیون کالج کے پرنسپل و پروفیسرز سے مل کر تبادلۂ خیالات کا موقع ملا

ماہ جولائی میں آپ مگبورکا تشریف لے گئے۔ جہاں ڈیڑھ ماہ تک خاکسار کی عدم موجودگی میں عربی سکول کی نگرانی اور طلباء کو پڑھانے کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ نیز وہاں کی جماعت کی تربیت و اصلاح کے ضمن میں قرآن کریم اور حدیث کا درس دیتے رہے۔ طلبا سنٹرل سکول و ٹریننگ کالج سے آپ نے تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اور ان سے زبانی گفتگو اور لٹریچر کے ذریعہ فریضۂ تبلیغ بجا لاتے رہے۔ اس کے بعد آپ کو بو سکول میں لگا دیا گیا۔ جہاں اخیر سال تک ایک کلاس کی پڑھائی اور سکول کی جنرل نگرانی کے کام میں مصروف رہے۔ نیز لائبریری اور بک شاپ کا کام بھی آپ کے سپرد تھا۔ جس کے ابتدائی انتظامات میں آپ ابھی تک مشغول ہیں۔

مکرم ملک خلیل احمد صاحب اختر

آپ چند ماہ کے لئے سیرالیون میں تشریف لائے تھے۔ دورانِ سال میں مرکز بو میں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج مبلغ کے ساتھ جملہ انتظامی اور دفتری امور میں معاون کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ خصوصاً افریقن کریسنٹ کی طباعت۔ اشاعت اور ترسیل وغیرہ کا کام پوری محنت اور جانفشانی سے سرانجام دیتے رہے۔ آپ کو بعض تبلیغی دورے بھی پیش آئے جن میں آپ نے سگوے بما۔ کالاہون۔ مانوا۔ سفادو۔ اور باجے بو وغیرہ علاقوں کا سفر کیا۔ اور جماعتوں کی تربیت و اصلاح کی۔ گاؤں کی لوکل کورٹ باریوں اور مساجد میں پبلک لیکچرز بھی دینے کی توفیق ملی۔ جن میں صداقت اسلام و احمدیت حاضرین پر واضح کرنے کی کوشش کی۔

ملک صاحب موصوف تین دفعہ فریٹون بھی تشریف لے گئے۔ ایک دفعہ اخبار افریقن کریسنٹ کی طباعت کے لئے اور دو دفعہ اپنے لائبیریا جانے کے انتظامات کے لئے۔ ان کی نامزدگی پہلے لائبیریا کے لئے تھی۔ مگر بعد میں مرکز کی طرف سے آپ کی تبدیلی گولڈ کوسٹ کر دی گئی۔ چنانچہ دسمبر میں جلسہ سالانہ کے بعد مکرم رئیس التبلیغ نسیم سیفی صاحب کے ہمراہ آپ گولڈ کوسٹ تشریف لے گئے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ملک صاحب کی یہ تقرری ان کے لئے اور اسلام و احمدیت کے لئے مبارک ثابت کرے۔ اور آپ کو خدمات دینیہ کے بیش از بیش مواقع بہم پہنچائے۔

مگبورکا سرکٹ

اس سرکٹ کا انچارج خاکسار ہے۔ امسال اوائل فروری میں مگبورکا میں ایک عربی سکول کا اجراء عمل میں آیا۔ جس کی نگرانی اور کچھ طلباء کی تعلیم کا کام خاکسار کے سپرد ہوا۔ چنانچہ دورانِ سال میں یہ مفوضہ ڈیوٹی حتی الامکان سرانجام دینے کی کوشش کی۔ ابتداء میں طلباء کی تعداد تھوڑی تھی۔ جس پر خاکسار نے احمدی و غیر احمدی احباب سے انفرادی ملاقاتیں کیں۔ اور انہیں بچوں کو سکول بھیجنے کی ترغیب دلائی۔ جس پر آہستہ آہستہ لوگوں نے سکول کے کام میں دلچسپی لی۔ اور طلباء کی تعداد بھی بڑھتی گئی۔

سکول میں رخصتوں کے ایام میں اس سرکٹ کی بعض جماعتوں اور دیگر گاؤں و قصبات کے تبلیغی و تربیتی دورے بھی کئے۔ اور مختلف مقامات پر اجتماعی لیکچرز دیئے۔ جس کا نتیجہ خدا تعالیٰ کے فضل سے خاطر خواہ نکلا۔ چنانچہ تین جگہوں پر نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ پرانی جماعتوں کی تربیت و اصلاح بھی کی گئی۔

مگبورکا شہر میں بھی تبلیغ و تبشیر کا سلسلہ جاری رہا۔ انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ شہر کے معززین لیڈرز اور شامی تجار سے تعلقات بڑھائے گئے۔ اور تبادلۂ خیالات کے علاوہ سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کے لئے پیش کیا جاتا رہا۔ ایک مالکی عالم سے ظہور مہدی علیہ السلام پر اور ایک عیسائی پادری سے کفارہ و تثلیث پر پبلک میں بحث کرنے کا موقع ملا۔ ضلع کونسل کی طرف سے مارچ میں نئے پریذیڈنٹ کے اعزاز میں ایک پارٹی کا انتظام ہوا۔ جس میں خاکسار بھی مدعو تھا۔ وہاں متعدد پیراماؤنٹ چیفوں۔ ڈسٹرکٹ کمشنر پرنسپل ایجوکیشن آفیسر۔ پرنسپل ٹریننگ کالج۔ اور پروفیسرز۔ پریذیڈنٹ ڈسٹرکٹ کونسل وغیرہ سے مل کر تعارف حاصل کیا۔ اور اسلام و احمدیت پر بعض سے تبادلہ خیالات کا موقع بھی ملا۔ اسی طرح مگبورکا میں ایک سیاسی مباحثہ میں بھی شرکت کی۔

ٹریننگ کالج اور سنٹرل سکول کے طلباء سے تعلقات پیدا کئے گئے۔ جس کے نتیجہ میں بعض عیسائی و مسلم طلباء باقاعدہ دار التبلیغ میں آتے رہے۔ اور اسلام و احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کرتے رہے۔ ہر دو ادارہ جات کی لائبریریوں کو سلسلہ کے اخبارات مفت مہیا کئے جاتے رہے۔

اوائل جولائی میں روکوپر کا سفر کیا۔ راستہ میں فریٹون میں بھی قیام کیا۔ جہاں اخباروں کے ایڈیٹرز۔ نیجر۔ وزیر مواصلات حکومت سیرالیون۔ نائب وزیر اعلیٰ۔ وکلاء اور بعض معززین شہر سے ملاقات کی۔ اس کے بعد قریباً ڈیڑھ ماہ تک روکوپر کے علاقہ میں رہا۔ وہاں کی جماعت کی تربیت و اصلاح کی۔ سکول کے کام کی چیکنگ اور اساتذہ کی میٹنگوں میں شرکت کی۔ ڈسٹرکٹ کمشنر اور ایجوکیشن سیکرٹری سے مل کر سکول کے لئے ضروری سامان حاصل کیا۔ نیز روکوپر کے ارد گرد کی چار دیاستوں کا دورہ کیا۔ جن میں انفرادی ملاقاتوں کے علاوہ اجتماعی لیکچرز بھی دیئے۔ روکوپر مسجد کے لئے شامی تجار۔ پیراماؤنٹ چیفس اور دیگر ذی ثروت اصحاب سے چندوں کی اپیل بھی کی۔ جس پر ۴۵ پونڈ نقد اور قریباً ۵۰ پونڈ کے وعدے ہوئے۔

روکوپر سے واپسی پر دوبارہ مگبورکا عربی سکول کی نگرانی اور پڑھائی میں مشغول رہا۔ نیز پریذیڈنٹ ڈسٹرکٹ کونسل سے مل کر سکول بلڈنگ کے لئے گرانٹ کی کوشش کی۔ اور ڈسٹرکٹ کونسل کی طرف سے ۶۰ پونڈ کی رقم وصول ہونے پر اپنی نگرانی میں سکول کی عمارت کی مرمت کروائی۔

تبلیغی وفود

عرصہ زیر رپورٹ میں چار لوکل تبلیغی وفود بھیجے گئے۔ جنہوں نے ۱۲۴۷ میل کا سفر کیا۔ جو اکثر پیدل تھا۔ ان وفود کو خدا تعالیٰ نے نہ صرف مالی لحاظ سے بلکہ جماعت میں ترقی کے لئے بھی نمایاں کامیابی عطا فرمائی۔

سالانہ کانفرنس

سالانہ کانفرنس کی مفصل رپورٹ تو ہدیہ ناظرین ہو چکی ہے۔ یہ کانفرنس بو میں ۱۶، ۱۷، ۱۸ دسمبر کو منعقد ہوئی۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیابی سے ختم ہوئی۔ اس میں سیرالیون کے جملہ مبلغین کے علاوہ مکرم نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ اور مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب نامزد مبلغ لائبیریا نے بھی شرکت کی۔ مبلغین اور لوکل احباب نے اسلام و احمدیت کے مختلف موضوعوں پر اظہار خیالات کیا۔ اور تبلیغی کام کو وسعت دینے کے لئے بعض اہم تجاویز زیر غور لائی گئیں۔

نومبائعین

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۵۵ افراد کو قبول اسلام کی سعادت نصیب ہوئی۔ چھ نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ہمارے ان نومبائعین حضرات کو استقامت بخشتے ہوئے اسلام و احمدیت کے لئے ان کے وجود کو بابرکت و مفید ثابت کرے۔ نیز اس امر کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ہدایت کی قبولیت کے لئے باقی لوگوں کے دل بھی کھول دے۔ آمین۔

درخواست دعاء

میری خالہ زاد بہن امۃ الوہاب بیگم صاحبہ جو محترم قاضی محمد عبد اللہ صاحب ریٹائرڈ ناظر ضیافت کی صاحبزادی اور برادرم عبد اللطیف خان صاحب کی اہلیہ ہیں۔ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ ایک دفعہ بخار اتر گیا تھا۔ اب دوبارہ حملہ ہوا ہے۔ اور حالت تشویشناک ہے۔ لہذا احباب کرام و بزرگان سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ خداوند کریم اپنے خاص فضل سے محترمہ آپا جان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

کرامت اللہ وکالت قانون ربوہ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

بیرونی ممالک اور پاکستان کے انیس ۱۹ سالہ مجاہد

۱۵ مئی تک اپنے نام درج فہرست کرالیں

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اور اسی کی مدد و توفیق سے تحریک جدید کی انیس سالہ فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے مطابق ایک کتاب میں شائع ہونے والی ہے۔ اس میں نوے فیصدی کے نام فہرست میں لکھے جا چکے ہیں۔ اب صرف تھوڑی سی کمی فہرست کی تکمیل میں ہے ــــ بفضل خدا تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج میں ایک معتدبہ حصہ "بیرونی ممالک کے مخلصین" کا بھی قربانی کرتا رہا ہے ان کے نام بھی اس فہرست میں آنے اشد ضروری ہیں۔ تا کسی کو کتاب کی اشاعت پر اپنا نام نہ پاکر مقامی یا مرکزی کارکنان کے خلاف شکایت پیدا نہ ہو۔ اس لئے اخبار میں یہ اعلان دیگر بیرونی ممالک کے ہر احمدی اور ہر امیر یا پریذیڈنٹ یا مبلغ پر ذمہ داری ہے کہ وہ بہ توجہ تمام اپنی جماعت کی انیس سالہ فہرست مکمل کرائیں۔ اگر کسی کا نام رہ گیا تو اس کی ذمہ داری چندہ دینے والے پر ہوگی یا مقامی عہدہ داروں پر مرکزی دفتر پر عائد نہ ہوگی۔ کیونکہ مرکزی دفتر متواتر اڑھائی تین سال سے توجہ دلا رہا ہے اور اب یہ آخری اطلاع بھی کر رہا ہے

یہ وعدے خدا تعالیٰ کے ساتھ ہیں

تحریک جدید کے ہر دوست پر یہ واضح رہے کہ :- "یہ کسی بندے سے معاملہ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ساتھ معاملہ ہے جو عالم الغیب ہے۔ پس دوستوں کو یاد رہے کہ یہ وہ وعدہ ہے جو انہوں نے خدا تعالیٰ سے کیا ہے۔ خدا تعالیٰ سے کئے گئے وعدے اگر پورے نہ کئے جائیں تو انسان کو اگلی نیکیوں کی بھی توفیق نہیں ملتی۔"

ان وعدوں کا پورا ہونا ضروری ہے

پس ظاہر ہے کہ تحریک جدید کے وعدوں کا سو فیصدی پورا ہونا ضروری ہے۔ اگر کوئی انیس سالہ حساب کا بقایادار ایسا ہے کہ وہ اب اپنے کئے ہوئے وعدوں کے مطابق نہیں دے سکتا تو اس کے لئے یہ راستہ بھی کھلا ہے کہ وہ اپنی موجودہ مالی حالت کے مطابق بقایا والے سالوں میں دیگر نام درج فہرست کرالے اور جو زائد رقم ہو جس کی ادائیگی کی طاقت نہیں رہی اس کی معافی لے لے تا اس کا نام فہرست میں رہے۔ مگر احباب کرام کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ذیل بھی پیش نظر رہے۔

تحریک جدید کا دور ایک تاریخی دور ہے

"اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اس قسم کی تحریک صدیوں میں کوئی ایک ہی تحریک ہوا کرتی ہے اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دور ایک یادگار زمانہ دور ہے۔ جس کی تمام انبیاء اور مرسلین نے حضرت نوحؑ سے لیکر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک خبر دی ہے اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ آپ کے کام کو مضبوط کرنے اور اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کی بنیادوں کو پختہ کرنے میں جو شخص حصہ لیتا ہے وہ اپنے آپ کو اس تاریخی دور میں شامل کرتا ہے۔"

آپ جو اشاعت اسلام میں حصہ لے رہے ہیں اور متواتر انیس ۱۹ سال تک حصہ لیتے رہیں گے تو آپ کا نام اس تاریخی دور میں آجائیگا جس کی بابت حضور یہ فرما چکے ہیں

قیامت تک ثواب لینے کا ذریعہ

"جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ اس تبلیغ دین کے ذریعہ جو ان کے روپیہ سے ہوتی رہے گی وہ اپنی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب حاصل کرتے رہیں گے۔ کیونکہ تحریک جدید کے روپیہ سے ایسا فنڈ قائم کیا گیا ہے جس سے قیامت تک اسلام اور احمدیت کی تبلیغ ہوتی رہے۔ تا بیرون ممالک میں قیامت تک مسلمان ہونے والوں اور احمدیت میں شامل ہونے والوں کا ثواب اس تحریک میں شامل ہونے والوں کو ملتا رہے۔ پس اس فنڈ میں جن لوگوں کا حصہ ہوگا۔ یقیناً یقیناً ان سب کو قیامت تک ثواب ملتا رہے گا۔"

انیس سال کے خاتمہ پر تحریک جدید کی قربانیوں کا ریکارڈ رکھنے کیلئے ایک رسالہ شائع کرنیکا فیصلہ

بلاشک وشبہ آپ کا دل بے اختیار بول اٹھے گا کہ میں ایسی اہم تحریک میں شامل رہے بغیر نہیں رہ سکتا خواہ مجھے اللہ تعالیٰ کی راہ میں فاقے برداشت کرنے پڑیں خواہ بیوی بچوں کا پیٹ کاٹنا پڑے مگر میں باوجود اس کے شامل رہوں گا انشاء اللہ العزیز۔ تا مجھے اللہ تعالیٰ کے حضور سے تا قیامت ثواب ملتا رہے۔

سابقون الاولون کی پہلی پانچ ہزاری فوج کی قربانیوں کی قدردانی فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا کہ ان کے نام ایک کتاب میں شائع کئے جائیں۔ جس میں ہر مجاہد اسلام کا نام درج ہو اور پھر اس کے نام کے بالمقابل اس کی اس انیس سال تک اشاعت اسلام میں دی ہوئی مدد ہر سال میں الگ الگ دکھائی جائے اور یہ کتاب تمام لائبریریوں میں مفت بھیجی جائے۔ اور جماعتوں کے اندر پھیلائی جائے۔ ہر ایک اشاعت اسلام میں حصہ لینے والے کے پاس بھیجی جائے تا وہ اپنی زندگی میں اسے اپنے پاس رکھے اور اپنے بعد اپنی نسلوں کے لئے بطور یادگار چھوڑ جائے تا اس کے لئے وہ دعائیں کرتی رہیں۔

پس نہ صرف بیرونی ممالک کے احباب ہی فوری توجہ فرماکر ۱۵ مئی تک اپنے نام درج فہرست کروالیں بلکہ پاکستان کے احباب بھی پوری توجہ سے ۱۵ مئی تک اپنا بقایا صاف کردیں تا ان کے نام فہرست میں رہیں۔"

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار عرصہ دو ماہ سے عارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب جماعت صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

اللہ دتا پان فروش رتن باغ لاہور

(۲) میں ٹی بی کی بیماری میں مبتلا ہوں۔ بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت عطا فرمائے آمین

صوفی فضل محمد نعیبروال ضلع بہاولنگر

وصایا

269

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۲۷۱۸ میں حفیظہ بیگم زوجہ سردار محمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن علی پور ڈاکخانہ خاص ضلع مظفرگڑھ صوبہ مغربی پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ ۱۲/۶/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے زیورات حسب ذیل ہیں:۔

ٹکہ طلائی ۱۱ ماشہ قیمتی -/۸۰ روپے بالیاں طلائی ۱۰ ماشہ -/۷۰ روپے۔ انام طلائی ۲ ماشہ -/۵۰ روپے پنڈیاں نقرئی ۱۲ تولہ -/۱۰ روپے چوڑیاں بند نقرئی ۲۵ تولہ -/۲۰ روپے بنیقہ طلائی تولہ -/۸۰ روپے کل میزان -/۳۱۰ روپے حق مہر بصورت زیور وصول شدہ ہے۔ اس کے علاوہ میرا حق مہر اور کوئی نہیں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت وصیت کردہ حصے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد میری ہو گی۔ اسکے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔

الامتہ:۔ حفیظہ بیگم نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ عبدالعزیز ولد فقیر محمد علی پور ضلع مظفرگڑھ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

نمبر ۱۲۷۱۷:۔ میں عائشہ بی بی زوجہ عبدالعزیز قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن علی پور گھلواں۔ ڈاکخانہ علی پور گھلواں۔ ضلع مظفرگڑھ صوبہ مغربی پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے

تو بنٹری ½ ۱ تولہ -/۱۲۰ روپے۔ چوڑیاں نقرئی ۳ ۲/۱ تولہ -/۷۰ پنڈیاں ۱۲ تولہ -/۱۰ روپے کل میزان -/۲۰۰ روپے نیز -/۳۲ روپے نقد حق مہر۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔ الامتہ:۔ نشان انگوٹھا عائشہ بی بی۔ گواہ شد:۔ عبدالعزیز خاوند موصیہ بقلم خود گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۷۱۶:۔ میں نواب بی بی زوجہ علی محمد قوم بھنگو جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۷ء ساکن علی پور گھلواں ڈاکخانہ علی پور ضلع مظفرگڑھ صوبہ مغربی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت سوائے چند زیورات کے کوئی نہیں۔ جو کہ حسب ذیل ہے۔ انام طلائی۔ بالیاں طلائی ½ ۲ تولہ مالیتی -/۱۵۰ روپے حق مہر -/۶۰ روپے اس کے علاوہ کوئی زیور نہیں ہے۔ کل میزان -/۲۱۰ روپے۔

اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔

الامتہ نشان انگوٹھا نواب بی بی

گواہ شد عبدالعزیز برادر حقیقی موصیہ۔

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

نمبر ۱۲۶۹۷ میں سکینہ بیگم زوجہ عبدالعزیز قوم کھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن علی پور گھلواں ڈاکخانہ علی پور ضلع مظفرگڑھ صوبہ مغربی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی جائداد نہیں مہر -/۳۲ روپیہ اور عطیہ خاوند کی طرف سے -/۶۸ روپے ہے اس کی ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ کل میزان یکصد روپیہ ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو گی اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔

الامتہ نشان انگوٹھا سکینہ بیگم

گواہ شد عبدالعزیز خاوند موصیہ بقلم خود

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۶۹۴ میں گل محمد خاں ولد احمد دتا خاں صاحب مرحوم قوم بلوچ پیشہ زمیندارہ عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن بلیٹے بنی شاہ۔ ڈاکخانہ علی پور ضلع مظفرگڑھ صوبہ مغربی پنجاب پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ غیر منقولہ جائداد حسب ذیل ہے گیارہ ایکڑ زمین جو کہ جدی ہے جس کی قیمت بازاری ریٹ کے مطابق -/۴۴۰۰ روپے ہے۔

ایک جوڑا بیل قیمت -/۲۰۰ " " "

گائے دودھ دینی " -/۶۰ " " "

ایک رہائشی مکان پختہ " -/۱۹۰۰ " "

کل میزان -/۶۵۶۰ روپے

اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد گل محمد خاں بقلم خود

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

گواہ شد عبدالرحیم بقلم خود برادر حقیقی

درخواست دعا

مکرم سید محسن شاہ صاحب برادرم سید نذیر حسین صاحب مرحوم تحریر فرماتے ہیں کہ میں عرصہ سے کئی ایک بیماریوں میں مبتلا ہوں یعنی دمہ کھانسی وغیرہ۔ اس کے علاوہ مالی پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب جملہ بیماریوں اور پریشانیوں کی دوری کیلئے دعا فرمائیں۔

(مرزا وسیم قادیان)

ساد ھنا کے ٹریڈ مارک کی مبینہ خلاف ورزی

سکتی اوشدھالیہ کے نام عارضی حکم امتناعی کا اجراء

ڈسٹرکٹ جج ڈھاکہ کی طرف سے سائل سادھنا اوشدھالیہ لمیٹڈ ڈھاکہ کی درخواست پر سکتی اوشدھالیہ لمیٹڈ کے نام ایک عارضی حکم امتناعی جاری کیا گیا تھا جس میں انہیں ہدایت کی گئی تھی کہ وہ سائل کی درخواست پر مسئول علیہ کے اعتراض کا فیصلہ ہونے تک سائل کے ٹریڈ مارک "ساری بادی سالسا" کو اختیار نہ کریں۔

سادھنا اوشدھالیہ لمیٹڈ کی طرف سے ڈسٹرکٹ جج ڈھاکہ کے ہاں اس مفہوم کی درخواست پیش کی گئی تھی کہ سکتی اوشدھالیہ لمیٹڈ، ان کے ملازمین، اور ایجنٹوں کے نام ایک عارضی حکم امتناعی جاری کیا جائے کہ وہ سائل کے رجسٹرڈ ٹریڈ مارک "ساری بادی سالسا" کو استعمال نہ کریں۔ درخواست میں دوسری باتوں کے علاوہ یہ بیان کیا گیا تھا کہ سادھنا اوشدھالیہ کی تمام دنیا میں شاخیں قائم ہیں اور وہ گذشتہ ۴۲ سال سے آیورویدک ادویہ تیار کرتے ہیں۔ سنہ ۱۹۱۴ء میں یا اس سے قریب کے زمانہ میں انہوں نے دوسری ادویہ کے علاوہ "ساری بادی سالسا" کے تجارتی نام سے ایک نہایت زود اثر دوائی ایجاد کی اور اسے تیار کرکے بیچنا شروع کیا۔ سائل نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ "ساری بادی سالسا" کو سارے پاکستان اور ہندوستان میں بہت شہرت حاصل ہے۔ یہاں تک کہ ساری بادی سالسا کے نام سے سمجھا ہی یہ جاتا ہے کہ یہ سادھنا کی تیار کردہ آیورویدک دوا ہے "ساری بادی سالسا" کا نام ٹریڈ مارکس ایکٹ ۱۹۴۰ء کے تحت رجسٹرڈ کرایا گیا تھا اور اس کی مقررہ میعاد کے اندر اندر تجدید بھی کرالی گئی تھی۔

درخواست میں مزید کہا گیا تھا کہ مسئول علیہ کمپنی "ساری بادیہ رستا" کے نام سے ایک اور دوا تیار کر کے فروخت کر رہی تھی۔ اس نے سائل کی دوا "ساری بادی سالسا" کی شہرت سے فائدہ اٹھانے اور اس طرح "ساری بادی سالسا" کے خریداروں کو الجھن میں ڈالنے اور انہیں دھوکہ دینے کے لئے وضعی طور پر دوا کا نام ظاہر کرتے وقت "ساری بادیہ رستا" کے الفاظ کے ساتھ غیر مناسب اور مغالطہ انگیز طریق پر "ساری بادی سالسا" کے الفاظ بھی استعمال کرنے شروع کر دیئے۔ سائل نے اپنے ٹریڈ مارک کی خلاف ورزی پر محمول کرتے ہوئے استدعا کی کہ ان حالات میں مسئول علیہ کے نام مقدمہ کا فیصلہ ہونے تک ایک عارضی حکم امتناعی جاری کر دیا جائے۔

جب اس درخواست کی سماعت شروع ہوئی تو مسئول علیہ سکتی اوشدھالیہ ڈھاکہ نے اپنے اعتراضات پیش کرنے کے لئے تین ہفتہ کی مہلت حاصل کرنے کی درخواست گذاری اور وجہ یہ بیان کی کہ اس معاملے سے تعلق رکھنے والے تمام کاغذات کلکتہ میں ہیں اور یہ کہ اگر عارضی حکم امتناعی کا معاملہ ملتوی کر دیا جائے تو سائل کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ کیونکہ سائل کے لئے مسئول علیہ سے نقصانات کی تلافی کرانا ممکن ہوگا۔

سائل سادھنا اوشدھالیہ لمیٹڈ نے مسئول علیہ کی درخواست دربارہ مہلت کی مخالفت کی اور عرض کیا کہ اگر حکم امتناعی کا معاملہ تاخیر میں ڈال دیا جائے تو مقدمہ کا تمام مقصد فوت ہو جائے گا۔

فاضل ڈسٹرکٹ جج نے اپنے فیصلہ میں سائل کی بحث کی تائید کی اور اس رائے کا اظہار کیا کہ معاملہ ان کی نگاہ میں بہت اہم اور فوری نوعیت کا ہے کیونکہ تاخیر کی وجہ سے سائل سادھنا اوشدھالیہ لمیٹڈ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا احتمال ہے مسئول علیہ کو بھاری مقدار میں ادویہ تیار کرنے اور انہیں اپنی شاخوں میں بھیجنے کا کافی موقعہ مل جائیگا اور اس معاملہ پر قابو پانا ممکن نہ رہے گا۔

فاضل ڈسٹرکٹ جج کی رائے یہ تھی کہ انصاف کا تقاضا پورا کرنے کے لئے مسئول علیہ کے اعتراض کا فیصلہ ہونے تک عارضی حکم امتناعی جاری ہونا چاہیے چنانچہ فاضل ڈسٹرکٹ جج نے متذکرہ بالا حکم جاری فرمایا۔ سائل کی طرف سے مسٹر ایم سیا فر ایڈووکیٹ جنرل مشرقی بنگال۔ مسٹر بیلین چندر ساہا ایڈووکیٹ اور مسٹر اموالا کمار بوس پلیڈر پیش ہوئے ہے

درخواست دعا

میرے خسر مکرم ملک غلام نبی صاحب امیر جماعت احمدیہ چک ۹۸ شمالی قریباً چھ ماہ سے بعارضہ ضعف قلب بیمار چلے آرہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ صحت کاملہ کے لئے التزام سے دعا فرمائیں۔

نعیم عبد الخالق از ربوہ